Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | ہفتہ - ۵ جمادی الاوّل ۱۴۱۱ھ، ۲۴ نبوت ۱۳۶۹ ہش، ۲۴ نومبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۱۵

مالی قربانی نہ کرنے سے شدید نقصانات ہونگے

"خدا کی زبان میں تم فقیر ہو۔ اگر تم مالی قربانی نہیں کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔ پس فقراء کا مطلب یہاں یہ ہے کہ تم محتاج ہو۔ اگر خدا کی خاطر تم اپنے اموال پیش نہیں کرو گے تو تمہیں شدید نقصانات پہنچیں گے۔"

(ارشاد سیدنا حضرتِ امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۹۰ء ص۱)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر نہ وہ ثواب ہے نہ اَجر۔ کسی عزیز کے مَرنے کے وقت عورتیں سیاپا کرتی ہیں۔ بعض نادان مرد سَر پر راکھ ڈالتے ہیں تھوڑے عرصہ کے بعد ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت کا ذکر ہے کہ اس کا بچہ مَر گیا تھا اور وہ قبر پر کھڑی سیاپا کر رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو آپؐ نے اسے فرمایا تو خدا تعالےٰ سے ڈر اور صبر کر۔ اس کم بخت نے جواب دیا تُو جا۔ تجھ پر میرے جیسی مصیبت نہیں پڑی۔ بدبخت نہیں جانتی تھی کہ آپؐ تو گیارہ بچوّں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں۔ جب اس کو بعد میں معلوم ہُوا کہ اس کو نصیحت کرنے والے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو پھر آپؐ کے گھر میں آئی اور کہنے لگی۔ کہ یا رسول اللہ! مَیں صبر کرتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا.......... صبر وہ ہے جو پہلے ہی مصیبت پر کیا جائے۔

غرض بعد میں خود وقت گزرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے۔ صبر وہ ہے جو ابتداء ہی میں انسان اللہ تعالےٰ کی خاطر کرے۔ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اَجر دیتا ہے۔ یہ بے حساب اَجر کا وعدہ صرف صبر کرنے والوں کے واسطے ہی مقرّر ہے۔"

(ملفوظات جِلد دہم ص۸۹)

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

ہر ضلع کے سیکرٹری صاحب تعلیم تحریری طور پر نظارت تعلیم سے فوری رابطہ کریں اور اپنا موجودہ ایڈریس بھی تحریر فرمادیں۔ اسی طرح ہر جماعت کے سیکرٹری صاحب تعلیم بھی اپنا موجودہ ایڈریس جلد از جلد نظارت تعلیم کو بھجوا کر نظارت سے تحریری رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

نادار مریضوں کیلئے عطایا کی تحریک

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خدمتِ خلق کا ایک نیک نام ادارہ ہے۔ اس ہسپتال میں سینکڑوں ہزاروں افراد بلا تمیز مذہب و ملت مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔ اس ہسپتال کو حضرت امام جماعت احمدیہ اس معیار کا ہسپتال بنانا چاہتے ہیں کہ۔

"ساری دنیا میں اس روح اس کردار اور ظاہری باطنی معیار کا کوئی ہسپتال نہ ہو"

مستحق مریضوں کے مفت علاج کی یہ خدمتِ خلق ہمیشہ مخلصین جماعت احمدیہ کے عطایا پر منحصر رہی ہے۔ مستحق مریضوں کی امداد کے لئے صدقہ کی رقوم احباب جماعت ہمیشہ بھیجتے رہتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ محتاج و ضرورت مند بندے کی مدد خالقِ دوجہاں کی مدد کے مترادف ہے۔ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ موت کے منہ میں سسکتی ہوئی انسانیت کی خدمت سب سے عظیم صدقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی معیّت چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے

"... متقیوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے کسی کے ساتھ کسی کا باپ ہے۔ کسی کے ساتھ باپ اور ماں دونوں ہیں۔ کسی کے ساتھ اس کے بھائی ہیں۔ کسی کے ساتھ اس کے دوست۔ کسی کو اپنے جتھے پر ناز ہے۔ غرض معیّت کے سوا انسان کبھی خوشحال نہیں ہو سکتا۔ میں نے دیکھا ہے۔ بیوی ہو تو تب انسان خوش ہوتا ہے۔ حاکم ہو۔ فوج ہو۔ مال و اسباب ہو جب جاکر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ معیّت کا انسان متوالا ہے۔ میری طبیعت میں محبت کا مادہ ہے میں نے دیکھا ہے کہ محبت بھی معیّت کو چاہتی ہے بطال لوگوں میں محبت کا مادہ ہو تو وہ بھی معیّت کے متوالے ہوتے ہیں صوفیوں میں ان بطال لوگوں کے متعلق بحث بھی ہے مگر اس سے انکار نہیں کہ معیّت کی تڑپ سب میں ہے۔ انسان جب سرد ملکوں میں جاوے تو گرم کپڑوں کی معیّت۔ ریل کا سفر کرے تو پیسوں کی معیّت چاہیئے۔

غرض انسان معیّت کے بغیر کچھ بھی نہیں مگر خدا کی معیّت سے بڑھ کر بھی کوئی معیت نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت موجود ہے۔ سوتے۔ جاگتے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری جنت چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ میں تمام عقائدِ صحیحہ اور اعمالِ صالحہ آجاتے ہیں۔"

(فرمودہ ۱۸ اپریل ۱۹۱۱ء)

وقفِ جدید کا عشرہ وصولی ۲۳ نومبر سے ۲ دسمبر تک منایا جا رہا ہے۔ جن احباب نے ابھی تک اپنا چندہ وقفِ جدید ادا نہیں کیا وہ جلد ادائیگی کی کوشش فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴ نبوت ۱۳۶۹ ہش ۲۴ نومبر ۱۹۹۰ء

ذاتی دوستی اور محبّت

دوستی اور ذاتی دوستی میں کچھ تو فرق ہوگا۔ کسی کے متعلق ہم کہتے ہیں وہ ہمارا دوست ہے اور کسی کے متعلق کہتے ہیں وہ ہمارا ذاتی دوست ہے گویا کہ ہم ہمیشہ اس بات میں فرق کرتے ہیں کہ صرف دوست کون ہے اور ذاتی دوست کون ہے۔ دوست تو بے شمار ہو سکتے ہیں اور بعض اوقات محض واقفیت اور علیک سلیک کے باعث بھی ہم کسی کو اپنا دوست کہہ لیتے ہیں۔ جب کوئی خاص کام آ پڑتا ہے یا کسی کی خاص سفارش کرنی پڑتی ہے تو ہم کسی کا نام لے کر کہتے ہیں وہ تو ہمارا ذاتی دوست ہے وہ ہمارا کام ضرور کرے گا۔

یہ بات ہم نے کسی قدر وضاحت سے اس لئے بیان کی ہے کہ یہی بات سیدّنا حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز نے خدا تعالیٰ سے تعلق کے سلسلہ میں فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے ذاتی دوستی قائم کرنی چاہیئے۔ اور یہ ذاتی دوستی ہی اصل محبّت کی بنیاد ہوتی ہے۔

"آپ خدا تعالیٰ کے دوست بن جائیں۔ اولیاء اللہ بن جائیں۔ جب آپ کسی کو دوست بناتے ہیں تو کیا آپ اس کو کبھی چیز کا آدھا حصّہ دیں گے۔ ایسا دوست جس کے ساتھ آپ کو محبّت ہے اس کو پورا حصّہ دیں وہ نہ صرف پورے کا پورا آپ کو لوٹا دے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور آپ کو عطا کرے گا...... اگر خدا تعالیٰ سے محبت ذاتی نہیں تو پھر آپ ہر وقت دنیاوی باتوں سے ڈرتے رہیں گے"

ذاتی محبت ذاتی دوستی ہی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ پس پہلے تو ہم خدا تعالیٰ کو اپنا دوست بنائیں اور پھر محبّت کو اتنا بڑھائیں کہ وہ ہمارا ذاتی دوست بن جائے۔ اور جب وہ ہمارا ذاتی دوست بن جائے گا تو سب دوستوں سے زیادہ دوست ہوگا۔ سب دوستوں سے بڑھ کر ہم سے محبّت کرے گا۔ سب دوستوں سے بڑھ کر اپنی عطایا ہماری جھولی میں ڈالے گا۔ اور سب دوستوں سے بڑھ کر ہماری حفاظت کرے گا۔ دوست تو اور بھی ہونگے۔ لیکن وہ ہمارا سب سے زیادہ دوست ہوگا۔ اور اسی کو ہم اپنا حقیقی ذاتی دوست کہہ سکیں گے۔

یہی ذاتی دوستی ہے جو ہم اس دنیا کی نعماء بھی دے سکتی ہے اور دوسری دنیا کی نعماء بھی۔

پینے کا نشہ اَور، نہ پینے کا نشہ اَور
جینے کے نشہ میں ہمیں جینا ہے بہر طور
کرتے ہیں کشید اپنی ضرورت کے مطابق
اِک دَور کے بعد آتا ہے اک اور نیا دَور

ابوالاقبال

وہی مہتاب و نجوم اور وہی خاور نکلا
تیرا فردوس تو دیکھا ہوُا منظر نکلا

زہر تو پی تھی کہ ہم پلّہ سقراط بنوں
وائے افسوس کہ مَیں خود سے بھی کمتر نکلا

مَیں سُلگتے ہوئے ماحول میں خوش رہتا ہوں
جب سے احساس کا شعلہ مرے اندر نکلا

مَیں کہ اک قطرۂ شبنم سے بہل سکتا تھا
میری تقدیر میں لہروں کا سمندر نکلا

جس کے ماتھے پہ نظر آتی تھی تحریر شکست
وقت پر خوبیٔ قسمت کا سکندر نکلا

کون دیتا ترے صحراؤں کے کانٹوں کو خراج
اس میں نکلا تو یہی بندۂ احقر نکلا

دَیر میں جاتے ہوئے بھی تو کمی کوئی نہ تھی
لیکن اُس گھر سے جو مَیں نکلا تو بہتر نکلا

منزلِ شوق کی ہر ایک رکاوٹ کو نسیمؔ
مَیں تو انسان سمجھتا تھا وہ پتھر نکلا

نسیم سیفی

وفادار محبت کرنیوالا خدا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"آڑے وقتوں میں وہ (خدا) ہماری دعاؤں کو سنتا اور ہمارے کام آتا ہے اور اس کا نزول ہم نے دوستی کے رنگ میں بھی دیکھا اور دشمنوں سے دشمنی کرنے کے طور پر بھی دیکھا....اور بہت ہی مہربان زندہ وجود کے طور پر دیکھا اور زندہ وجود کے طور پر پایا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

امریکہ میں زلزلے

براعظم امریکہ کے کسی بھی حصے میں زلزلے آسکتے ہیں اور سال بھر آتے بھی رہتے ہیں۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ ہر سال ہزاروں زلزلے آتے ہیں۔ لیکن وہ اتنی کم طاقت کے ہوتے ہیں کہ نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں اور اسی لئے ان کی طرف کبھی کسی نے توجہ نہیں کی۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کیلیفورنیا ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں زبردست زلزلے آسکتے ہیں لیکن گذشتہ دنوں کیلیفورنیا کیوبک اور انٹاریو میں جو زلزلے آئے ہیں اور ان کے علاوہ وسطی امریکہ میں جس زلزلے کے آنے کی بڑی دھوم ہے اس نے اس خیال کو مسترد کر دینے میں مدد دی ہے کہ زلزلے صرف کیلیفورنیا میں ہی آسکتے ہیں۔

جہاں تک امریکہ کے جیالوجیکل ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے ان کا یہی خیال ہے کہ کیلیفورنیا اور الاسکا میں زیادہ تر اور بڑے زلزلے آتے ہیں۔ امریکہ کی تاریخ میں بعض نہایت زبردست زلزلے مختلف جگہوں پر ایک دوسرے سے خاصے فاصلے پر بھی آئے ہیں۔ مثلاً میساچوسسٹ جنوبی کیرولینا اور مسوری میں سب سے زیادہ خطرناک اس علاقے کو مانا جاتا ہے جہاں چٹانوں کے سلسلے ہوں۔ اور یہ اب "ارکنساس" سے جنوبی "الی نائے" تک ہے یہ وہ علاقہ ہے جہاں پر زلزلوں کا زیادہ خطرہ لاحق رہتا ہے۔ گذشتہ ۲۰ سالوں میں زلزلوں کا جو نقشہ تیار کیا گیا ہے۔ خاص طور پر وہ زلزلے جو ریکٹر سکیل ۴ یا اس سے زیادہ طاقت کے تھے۔ ان میں چند ایک ایسی جگہیں ہیں جہاں زلزلے نہیں آئے وہ شمالی ڈکوٹا۔ وسکونسن۔ آئی اووا۔ فلوریڈا کے اکثر حصے اور کینیڈا کا اندرونی حصہ سینٹ فلورنس ویلی یونٹ جو مشرقی کنارے پر ہے وہاں بیسیوں دفعہ زلزلے آچکے ہیں۔ امریکہ کی مشرقی ریاستیں دو انتہائی شدید زلزلوں سے دوچار ہو چکی ہیں میساچوسسٹ میں ۱۸۸۶ء میں ایک ایسا زلزلہ آیا تھا جو ریکٹر سکیل پر ۶ کی طاقت کا ناپا گیا اس سے چارلسٹن جنوبی کیرولینا متاثر ہوئے۔ جہاں تک جنوبی کیرولینا کے زلزلے کا تعلق ہے یہ ریکٹر سکیل پر ۶،۲ کی طاقت کا تھا اور اس سے ۶۰ آدمی ہلاک ہوئے تھے۔ اور شہر تقریباً تمام کا تمام تباہ ہو گیا تھا۔ ۱۲-۱۸۱۱ء کے موسم سرما میں امریکہ میں سب سے زیادہ زبردست زلزلہ مسوری کے علاقے میں آیا۔ اس وقت تو اس بات کا اندازہ لگانے کے آلات نہیں تھے کہ زلزلہ کس طاقت کا ہے۔ مگر اب یہ کہا جا رہا ہے کہ اگر اس وقت یہ آلات موجود ہوتے تو اس کی طاقت ریکٹر سکیل پر ۸،۵ ہوتی۔

میکسیکو کے ایک نئے ماہر آب وہوا نے پیشگوئی کی ہے کہ میڈرڈ فالٹ میں ۳ دسمبر کو زلزلہ آئے گا جس کی وجہ بحری لہروں کی تیز روانی ہوگی۔ اگرچہ اس علم کے دیگر ماہرین اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ سان فرانسسکو میں جو ۱۹۰۳ء میں زلزلہ آیا تھا اس کی ریکٹر سکیل ۸،۳ تھی اور ۱۹۶۴ء میں الاسکا میں جو زلزلہ آیا تھا۔ اس کی ریکٹر سکیل ۸،۵ تھی۔ گذشتہ سال سان فرانسسکو جس زلزلے سے متاثر ہوا تھا اس میں ۶۲ لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ اور ۶ ارب ڈالر کا نقصان ہوا تھا۔ اس کی طاقت ریکٹر سکیل پر ۷،۱ تھی۔ اگرچہ امریکہ کے تمام حصے زلزلوں سے کسی نہ کسی وقت متاثر ہو سکتے ہیں لیکن سب سے زیادہ اموات اس حادثے کی وجہ سے کیلیفورنیا میں ہوئی ہیں اور یہی وہ علاقہ ہے جو سب سے زیادہ گنجان آباد ہے ایک سو علاقے تو خاص طور پر سامنے آئے ہیں۔ جہاں پر زلزلے آتے رہے ہیں اور جہاں پر آئندہ بھی آنے کے اسی طرح امکان موجود ہیں۔ تمام زلزلے جن کی ریکٹر سکیل پر طاقت ۶ اور اس سے زیادہ ہوتا ہی پھیلانے والے ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے۔ امریکہ میں ہر سال ہزاروں زلزلے آتے ہیں لیکن ان کی طاقت اتنی کم ہوتی ہے کہ ان کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ بعض علاقوں کے زلزلے تو آسانی میں سمجھ میں آسکتے ہیں لیکن بعض ایسے علاقے بھی ہیں جہاں ہلکا سا زلزلہ تو آتا ہے۔ لیکن اس کا باعث معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ کہتے ہیں کہ جنوبی کیرولینا میں جو ۱۹۸۶ء میں زلزلہ آیا تھا۔ اس کی آج تک پوری طرح وضاحت نہیں کی جا سکی۔ اسی طرح میساچوسسٹ جو ۱۷۵۵ء میں زلزلہ آیا تھا اس کی ماہیت کا بھی پتہ نہیں چلا اگرچہ یہ معلوم ہو گیا ہے کہ مشرق میں ۲۰۳ کلومیٹر کے فاصلے پر اس کا مرکز تھا لیکن صحیح طور پر آج تک اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا کہ وہ کس جگہ سے شروع ہوا۔ اور کس طرح شروع ہوا اس زلزلے کے جھٹکے ۱۰ لاکھ مربع کلومیٹر یعنی ۴ لاکھ مربع میل نواسکوشیا میں محسوس کئے گئے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک زلزلوں کا تعلق ہے یہ ایک قدرتی عمل ہے۔ اس کا ایک حد تک علم حاصل بھی جا سکتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ ہر زلزلے کا پوری طرح علم ہو سکے۔ جو امور تحت الزمین زلزلے کا باعث بنتے ہیں وہ نمایاں بھی ہو سکتے ہیں اور غیر نمایاں بھی اور جہاں تک چھوٹے چھوٹے معمولی زلزلوں کا تعلق ہے۔ ان کا باعث معلوم کر لینا یا ان کا مرکز معلوم کر لینا تو شاید آسان نہیں ہے۔

علم الارضیات کے ماہر بعض عوامل دیکھ کر اور اندازے لگا کر یہ کہتے ہیں کہ فلاں وقت زلزلہ آنے کا امکان ہے لیکن روحانی لوگ جن کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے خبریں پا کر بات کرتے ہیں۔ جب وہ کہتے ہیں کہ زلزلے آئیں گے تو انہوں نے دنیاوی طور پر کوئی اندازہ نہیں لگایا ہوتا۔ نہ انہوں نے عوامل دیکھے ہوتے ہیں اور نہ انہوں نے حساب لگایا ہوتا ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی جاتی ہے اور یہ خبر بالکل اسی طرح پوری ہو جاتی ہے۔

سان فرانسسکو کے گولڈن گیٹ برج کو ۱۹۸۹ء کے زلزلے میں کوئی زیادہ نقصان نہیں پہنچا تھا لیکن اب پل کے ڈائریکٹر ایک ایسی سکیم تیار کر رہے ہیں جس سے اس پل کو مزید محفوظ کیا جا سکے گا اور ایک سو ملین ڈالر خرچ آئے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سودا کوئی مہنگا نہیں ہے۔ پل ۵۳ سالہ ہے اور اس کو دوبارہ بنانا ہو تو اس پر ایک ارب ڈالر خرچ آئے گا۔ پل بنانے والی ایک کمیٹی نے ۵۵,۵۰۰.... ڈالر اسی پل کی مضبوطی کے لئے ووٹ کئے ہیں۔

خیال یہ ہے کہ اگر یہ اس طرح مضبوط کر دیا گیا تو ریکٹر سکیل کی طاقت ۸ یا اس سے بھی زیادہ زلزلے کو برداشت کر لے گا۔ اب جو مضبوطی کی تجویز کی گئی ہے اس پر ۷۵ سے ۱۰۰ ملین ڈالر خرچ ہوں گے۔ البتہ یہ ساری رقم حاصل کرنا ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔

۱۹۸۹ء اکتوبر میں جو زلزلہ آیا تھا وہ ریکٹر سکیل پر ۷،۱ تھا اور اس سے ۶۲ جانیں ہلاک ہوئی تھیں۔ سان فرانسسکو اوک لینڈ بے کے پل کا ایک حصہ ٹوٹ گیا تھا۔

۱۹۰۶ء میں فرانسسکو میں جو زلزلہ آیا تھا۔ اور اس وقت ابھی ریکٹر سکیل ایجاد نہیں ہوئی تھی، کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ریکٹر سکیل پر ۸،۳ طاقت کا زلزلہ تھا۔

جہاں تک ریکٹر سکیل کا تعلق ہے یہ زمین کی حرکت کو ماپنے کا آلہ ہے اور جب ایک نمبر بڑھ جاتا ہے تو زلزلے کی شدت دس گنا بڑھتی ہے۔ مثلاً اگر ہم یہ کہیں کہ زلزلہ ریکٹر سکیل پر ۶،۵ تھا اور اس کے بعد دوسرے زلزلے کا ذکر کریں کہ وہ ۷،۵ تھا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دوسرا زلزلہ پہلے زلزلے کی نسبت ۱۰ گنا زیادہ تھا۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جب ۵، ۶، ۷ یا ۸ کی طاقت کے زلزلے آتے ہیں تو ان کی آپس میں شدت کی کیا نسبت ہوتی ہے

وعدہ تحریک جدید کم از کم کتنا ہونا چاہیئے

تحریک جدید کو جاری کرنے والے مقدس وجود نے اسے جہاد کبیر قرار دے کر ہر فرد جماعت سے یہ توقع وابستہ فرمائی کہ وہ اپنی مالی حیثیت کے مطابق وعدہ پیش کرے۔ ابتداء میں حضور نے ایک ایک ماہ کی آمد کے برابر بھی چندہ کی تحریک فرمائی اور مخلصین نے اس پر لبیک کہا۔ لیکن آخر میں ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کو بھی معیاری قربانی قرار دیا گیا۔ اس معیار کو مجلس مشاورت میں کم از کم وعدہ کے طور پر طے کر لیا گیا ہے گویا اب تحریک جدید کا کم از کم سالانہ وعدہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر ہونا چاہیئے۔ نیز اس جہاد کبیر کے عظیم ثواب میں ہر فرد جماعت کو شامل کرنے کے لئے یہ قاعدہ بھی طے ہو گیا کہ مستورات اور بچے کم از کم ۲ روپے ماہانہ یعنی ۲۴/- روپے سالانہ دے کر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ کمانے والے افراد کے لئے بہر حال ماہوار آمد کے کم از کم پانچویں حصہ کا اصول لازمی ہے وعدہ لیتے وقت اس اصول کو مدنظر رکھا جائے

الملتمس: وکیل المال اول تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فخر الحق شمس

کام، آرام اور تھکن کا نفسیاتی جائزہ

علمی تحقیقات میں انسانی دماغ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اور یہ سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے ۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ انسان بہت زیادہ دماغی کام کرنے کی وجہ سے تھکن اور پٹھوں میں کھنچاؤ سا محسوس کرتا ہے اور جس شخص نے علمی و تحقیقی میدانوں میں اپنے جھنڈے گاڑنے ہوں اس کو بہت سے دماغی کام کرنے پڑتے ہیں ۔ اس لئے احباب کو ایسے طریقے اپنانے چاہئیں جن سے زیادہ سے زیادہ علمی کام بھی ہو اور تھکن نام کی کوئی چیز پاس نہ پھٹکے ۔

یہ حقیقت ہے کہ صرف دماغی کام انسان کو نہیں تھکا سکتا۔ مسلسل آٹھ یا بارہ گھنٹوں تک دماغی کام کرنے سے بھی دماغ نہیں تھکتا بلکہ اتنی ہی تیزی سے اپنا کام سرانجام دے سکتا ہے جتنا کہ شروع میں ۔ دراصل یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے ۔ خدا نے دماغ کی ساخت ہی ایسی بنائی ہے کہ اگر اس کو صحیح طریقوں سے استعمال کیا جائے تو تھکاوٹ بالکل محسوس نہیں ہوتی۔

جدید دور میں کمپیوٹر ایجاد کر کے انسان نے بلاشبہ بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے لیکن انسانی دماغ کے سامنے وہ بھی بہت کم تر دکھائی دیتا ہے۔ کمپیوٹر کے مقابلے میں انسانی دماغ میں لاتعداد ایسے خلیے ہیں جو مختلف یادداشتوں کو محفوظ کرنے کا کام دیتے ہیں۔ جب انسان کوئی کام کرتا ہے تو اس کا نقش انسانی دماغ پر منتقل ہوتا چلا جاتا ہے اگر اس وقت آپ نارمل ہو کر اور اپنے پٹھوں کو ڈھیلا چھوڑ کر وہ ذہنی کام کریں گے تو آپ بالکل تھکن محسوس نہیں کریں گے۔ دماغ سراسر اتھک ہے ۔ پھر انسان کیوں تھک جاتا ہے ؟ یہاں پر اکثر احباب کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوگا۔

ماہرین امراض النفس کا دعویٰ ہے کہ ہماری تھکن زیادہ تر ہمارے دماغی اور جذباتی رویے کی تابع ہوتی ہے ۔ انگلستان کا ایک ممتاز ماہر امراض النفس جے۔ اے ہیڈ فیلڈ اپنی کتاب "قوت کی نفسیات" میں کہتا ہے کہ ہماری تھکن کے سوتے زیادہ تر ہمارے ذہنی سرچشموں سے پھوٹتے ہیں۔ سخت کام شاذ و نادر ہی ایسی تھکن پیدا کرتا ہے جس کا گہری نیند یا آرام سے علاج نہیں ہو سکتا۔

تھکن کی تین بڑی وجوہات پریشانی۔ اعصابی کشمکش اور جذباتی مد و جزر کی لہریں ہوتی ہیں۔

یاد رکھئے کہ کھنچے ہوئے پٹھے ہی کام کرنے والے پٹھے ہوتے ہیں۔ انہیں سکون پہنچائیے اور اہم فرائض کے لئے قوت بچائیے۔ دماغی کام کرتے وقت ہم اکثر غیر ضروری کھنچاؤ پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً مطالعہ کرتے وقت ہم اپنی آنکھوں پر دباؤ ڈالتے ہیں، اپنے کندھے سکیڑتے ہیں۔ چہرے کے اعصاب تنے ہوتے ہیں۔ اس وقت ہم اعصابی کھنچاؤ اور عضلاتی تناؤ پیدا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے جذباتی کشمکش اور اعصابی تھکن پیدا ہو جاتی ہے۔

آپ کیسے جسم کو آرام پہنچاتے ہیں؟ اپنے دماغ سے شروع کرتے ہیں یا اعصاب سے ؟ آپ کو کہیں سے بھی نہیں شروع کرنا چاہئے، ہمیشہ اپنے پٹھوں سے جسم کو ڈھیلا چھوڑ کر آرام کیجئے، جس کی وجہ سے کسی قسم کی پریشانی یا تھکن آپ کے پاس نہیں پھٹکے گی۔ امریکہ کے مشہور ناول نگار کا کہنا ہے کہ بچپن کے زمانے میں مجھے ایک بوڑھا شخص ملا اس نے مجھے اپنی زندگی کا ایک اہم ترین سبق سکھایا، بات دراصل یوں ہوئی کہ وہ بچپن میں کہیں گر پڑا اس کے گھٹنوں پر خراشیں اور کلائی پر چوٹ آگئی۔ اس بوڑھے آدمی نے اُسے اٹھایا، وہ ایک زمانے میں سرکس کا مسخرہ رہ چکا تھا اُسے اٹھانے اور جھاڑنے کے بعد بولا "تم اس لئے زخمی ہوئے ہو کہ تمہیں پٹھوں کو ڈھیلا چھوڑنا اور آرام کرنا نہیں آتا، تمہیں اس طرح خیال کرنا چاہئے تھا کہ جیسے تم پرانی، ہلکی پھلکی جراب ہو، آؤ میں تمہیں اس کا طریقہ بتاتا ہوں"۔

"اس بوڑھے شخص نے اس کو اور دوسرے بچوں کو گرنا، چھلانگ لگانا اور قلابازیاں لگانا سکھایا اور ان سے ہر وقت یہی کہتا رہا کہ "تم اپنے آپ کو پرانی ہلکی پھلکی جراب خیال کرو، پھر تم اگر گر بھی جاؤ تو چوٹ نہیں لگے گی"۔

آپ خواہ کہیں بھی ہوں تنہائی کے لمحات میں آپ اپنے اعصاب کو آرام دے سکتے ہیں۔ صرف اتنا سمجھئے کہ آرام پہنچانے کی کوشش مت کیجئے آرام ہر قسم کی کوشش اور کھنچاؤ کی نفی کرتا ہے۔ بلکہ آرام اور سکون کے متعلق سوچئے پھر اپنی آنکھوں اور اپنے چہرے کے اعصاب کے آرام کے متعلق سوچتے رہیئے۔ قوت کو اپنے چہرے کے اعصاب سے اپنے جسم کے مرکز کی طرف بہتی ہوئی محسوس کیجئے اور اپنے آپ کو ایک بچے کی طرح کھنچاؤ سے آزاد خیال کیجئے۔

اکثر یہ تاثر ہے کہ اگر کوئی کام کرتے کرتے انسان تھک جائے تو بغیر آرام کئے (یعنی بستر پر یا آرام کرسی پر فارغ نہ بیٹھنے سے) تھکن دور نہیں ہوتی، اب یہ بات ماہرین نفسیات کی جدید تحقیق نے غلط ثابت کر دی ہے۔ ان کا کہنا ہے چونکہ تھکن دماغ کے تابع ہوتی ہے اس لئے تھکن دور کرنے کے لئے آرام کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر کام کرتے کرتے انسان تھک جائے تو کام کی نوعیت بدل لینے سے پچھلے کام کی تھکن دور ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر آپ لکھتے لکھتے تھک گئے ہیں تو پڑھنا شروع کر دیجئے اگر پڑھتے پڑھتے تھک گئے ہیں تو کوئی تیسرا کام شروع کر دیجئے یا دوبارہ لکھنا بھی شروع کر سکتے ہیں۔ ایک ماہر کا کہنا ہے کہ جب میں دفتری کام سے تنگ آ جاتا ہوں تو دوسرے کمرے میں چلا جاتا ہوں جہاں کچھ لکڑیاں اور مختلف قسم کے اوزار رکھے ہوتے ہیں جن کی مدد سے میں لکڑی کی کوئی چیز بنانی شروع کر دیتا ہوں۔

ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ (الرابع) اسی طرح کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں جب لندن کے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جناب عطاء المجیب راشد صاحب یہاں تشریف لائے تو انہوں نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ حضور انور کی مصروفیات کا یہ عالم ہے کہ آپ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتے ہیں۔ ایک کام کے بعد کام کی نوعیت بدل دیتے ہیں۔ اس طرح تھکن پاس نہیں آتی۔

اگر کوئی دماغی کام کرنے کے بعد آپ تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں یا آپ جذباتی مد و جزر کا شکار ہو جاتے ہیں تو درج ذیل چند تجاویز ہیں جن پر عمل کرنے سے آپ کافی آرام محسوس کریں گے۔

دماغی کام کرتے وقت اپنے جسم کو پرانی جراب کی طرح ڈھیلا چھوڑ دیجئے اس مثال کو زیادہ واضح کرنے کے لئے بلی کی مثال بھی لی جا سکتی ہے وہ اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ کر چلتی ہے یا اٹھتی بیٹھتی ہے ہندوستان کے جوگیوں کا بھی یہی خیال ہے کہ آپ اگر آرام کے فن پر عبور حاصل کرنا چاہتے ہیں تو کسی بلی کو خوب غور سے دیکھئے، کبھی کوئی ایسی بلی نہیں دیکھی گئی جو تھکی ہوئی ہو، اعصابی کشمکش کا شکار ہو یا بے خوابی، پریشانی اور معدے کے ناسوروں میں مبتلا ہو، اگر آپ بھی ان عوارض سے بچنا چاہتے ہیں تو بلی کی طرح آرام کرنا سیکھئے۔

جہاں تک ممکن ہو آرام دہ حالت میں رہئے یاد رکھئے کھنچا ہوا جسم کندھوں میں درد اور اعصابی تھکن پیدا کرتا ہے۔

روزانہ چار یا پانچ دفعہ اپنا محاسبہ کیجئے۔ اور اپنے آپ سے کہئے "کیا میں اپنے کام کو حقیقت سے زیادہ مشکل بنا رہا ہوں؟ میں جو کام کر رہا ہوں کیا اس میں وہ اعصاب بھی استعمال کر رہا ہوں جن کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں"؟ اس سے آپ کو آرام کرنے کی عادت اختیار کرنے میں مدد ملے گی مسٹر ڈیوڈ ہیرولڈ فنک کے الفاظ ہیں "جو لوگ نفسیات کو اچھی طرح جانتے ہیں ان کے لئے یہ عادت دو عادتوں سے زیادہ عزیز اور قیمتی ہے"۔

دن ختم ہونے کے بعد پھر اپنا محاسبہ کیجئے اور اپنے آپ سے پوچھئے میں کس قدر تھکا ہوا ہوں اگر میں تھک گیا ہوں تو اس کی وجہ وہ دماغی کام نہیں جو میں نے کیا ہے بلکہ وہ اسلوب ہے جسے میں نے کام کرنے میں اختیار کیا تھا۔

پس آپ تھوڑی سی محنت سے اپنے قیمتی وقت کو صحیح استعمال کر سکتے ہیں۔ کم وقت میں زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ جس کے بعد آپ کو تھکن بھی محسوس نہیں ہو گی۔

نکاح اور استخارہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ نے فرمایا

"بڑے بڑے کاموں میں سے نکاح بھی ایک کام ہے۔ اکثر لوگوں کا یہی خیال ہوتا ہے کہ بڑی قوم کا انسان ہو۔ حسب نسب میں اعلیٰ ہو مال اس کے پاس بہت ہو۔ حکومت اور جلال ہو خوبصورت اور نوجوان ہو۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کوشش کرو کہ دیندار اور نیکوکار مل جائے اور چونکہ حقیقی علم اخلاق۔ عادات اور دینداری سے آگاہ ہونا مشکل کام ہے جلدی سے پتہ نہیں چلتا اس لئے فرمایا کہ استخارہ ضرور کر لیا کرو"۔

خطبہ فرمودہ ۱۳، ستمبر ۱۹۰۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندہ الفضل — منصور احمد مبشر

تعارف شعبہ امراض چشم فضل عمر ہسپتال - ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے فضل عمر ہسپتال ربوہ ایک لمبے عرصے سے مخلوق خدا کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہے اور ہزاروں بندگان خدا اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں مریضوں کی سہولت کے پیش نظر ہسپتال تدریجاً ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ چنانچہ جہاں اسکی عمارت میں توسیع ہوئی ہے وہاں اس کے عملے میں بھی اضافہ ہوا ہے اور طب کے مختلف شعبوں کا قیام بھی عمل میں آتا چلا گیا تاکہ کم سے کم مدت میں مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت بہم پہنچائی جا سکے۔ انہی شعبوں میں سے ایک شعبہ امراض چشم ہے جس کے قیام پر ۵ سال کا عرصہ مکمل ہو رہا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فضلِ عمر ہسپتال کے معیار کو بہتر بنانے کی خاطر اس میں ذاتی دلچسپی اور اسکی براہِ راست نگرانی فرماتے ہوئے ہسپتال کے لیے مختلف ہدایات دیں شعبہ امراضِ چشم کا قیام بھی حضور کی خاص توجہ کا نتیجہ ہے۔ قیام ہسپتال سے لے کر اس کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ مریضوں کو آنکھوں کے علاج کے لیے دیگر شہروں میں جانا پڑتا تھا جو بہت وقت طلب اور نہایت مہنگا طریق علاج تھا۔ حضور کے ارشاد کی روشنی میں جولائی ۱۹۸۵ء میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں شعبہ امراض چشم کا قیام عمل میں آیا چنانچہ مکرم ڈاکٹر خالد تسلیم مرزا صاحب - آئی سپیشلسٹ تین سال تک اس شعبہ کے لیے اپنی بیش قیمت خدمات پیش فرماتے رہے جس کے بعد آپ برطانیہ تشریف لے گئے۔ دسمبر ۱۹۸۸ء سے یہ فریضہ مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ بڑے فعال طریق پر ادا کر رہے ہیں۔

شعبہ امراض چشم ہسپتال کے نو تعمیر شدہ آؤٹ ڈور بلاک میں بائیں جانب واقع ہے ہفتہ میں چار دن یعنی اتوار - منگل - بدھ اور جمعرات کے روز مریضوں کا معائنہ کیا جاتا ہے جبکہ ہفتہ اور پیر آپریشن کے دن ہیں شعبہ امراض چشم کے کام کو تشخیص اور علاج دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

تشخیص مرض کے سلسلے میں پہلے نمبر پر نظر کی کمزوری ہے مریض کو معائنے کے بعد اسکی عینک کا نمبر دیا جاتا ہے SLIT LAMP کے ذریعے آنکھ کی مختلف امراض کا پتہ چلایا جاتا ہے جبکہ APPLANATION TONOMETER کی مدد سے آنکھ کے دباؤ کی پیمائش کی جاتی ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں چونکہ انستھیزیا یعنی مریض کو بے ہوشی دلانے کا شعبہ بھی جدید پیمانے پر قائم ہو چکا ہے لہذا ابتدائے معائنہ حسب ضرورت مریضوں کو خاص طور پر چھوٹے بچوں کو بے ہوش کر کے آنکھوں کا تفصیلی معائنہ بھی کیا جاتا ہے۔

○ امراض چشم کے سلسلے میں میجر آپریشنوں کے لیے مریض کو ایک دن پہلے وارڈ میں داخل کیا جاتا ہے اور معائنہ اور ضروری تیاری کے بعد عموماً اگلے روز آپریشن کیا جاتا ہے جبکہ دیگر چھوٹے آپریشنوں کیلئے مریض کو عموماً اسی روز آپریشن کے بعد ہسپتال سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔

○ ایمرجنسی خاص طور پر آنکھ میں چوٹ لگنے کی صورت میں بھی مریض کا مکمل خیال رکھا جاتا ہے اور اگر فوری آپریشن کی ضرورت ہو تو اس کا بھی انتظام کیا جاتا ہے

○ آپریشن تکنیک میں یہ شعبہ درجہ بدرجہ ترقی کر رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں شعبہ امراض چشم نے OPRATING MIC-ROSCOPE حاصل کیا ہے جو خاص طور پر سفید موتیا کے کم عمر مریضوں کے آپریشن کے لیے بہت مفید ایجاد ہے جس سے آپریشن کے معیار میں بہت بہتری پیدا ہو گئی ہے مریض کو جلد تر فارغ کیا جا سکتا ہے ٹانکے نکالنے کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی اور نہ ہی مریض کو آپریشن کے بعد آنکھ میں چبھن کا احساس ہوتا ہے۔

○ سفید موتیا کے آپریشن کے دوران سفید موتیا نکال کر مصنوعی عدسہ لگانے کی سہولت بھی موجود ہے۔

○ فضلِ عمر ہسپتال کا شعبہ امراض چشم آنکھ کی جن بیماریوں کا علاج کرنے کی اہلیت رکھتا ہے ان میں سفید موتیا، کالا موتیا آنکھ کے ناسور اور بھینگے پن کے آپریشن کے علاوہ ناخونہ، پڑبال اور اندرونی گوہانجنی کا علاج شامل ہے۔ آنکھ کے چپروں کے مختلف نقائص کو بھی بذریعہ آپریشن دور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح آنکھ کی کاسمیٹک سرجری کا انتظام بھی موجود ہے۔

○ شعبہ امراض چشم نے بلحاظ کارکردگی جس حد تک ترقی کی ہے اور بدستور کر رہا ہے وہ قابل قدر ہے۔ اسکے تحت زنانہ ومردانہ وارڈز تعمیر شدہ ہیں جن میں کل بارہ بستروں کی گنجائش موجود ہے وارڈز خدا کے فضل سے ہر قسم کی ضروری سہولت سے آراستہ ہیں۔ اور ان کے لیے عملہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ علاوہ ازیں پرائیویٹ روم کی سہولت بھی موجود ہے۔

اس مختصر تعارف کے بعد قارئین سے درخواست ہے کہ جہاں وہ اس شعبہ کی مزید کامیابیوں کے لیے دعا کریں گے وہاں وہ اسکی عملی معاونت اس طرح بھی کر سکتے ہیں کہ اس شعبہ کا مندرجہ بالا تعارف اپنے ماحول میں کرائیں تاکہ امراض چشم میں مبتلا مریضوں کے علم میں یہ بات آئے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ ان کی خدمت کے لیے ہر وقت موجود ہے اور ہسپتال کا باقاعدہ پروگرام ہے کہ زیادہ سے زیادہ مخلوق خدا ہسپتال کی اس قابلیت سے فائدہ حاصل کرے۔

میاں سلمان احمد بابر

جنّات کا تصوّر / علم نفسیات کی رُو سے

جنات کے وجود کے بارے میں صدیوں سے بحث چلی آ رہی ہے۔ ہر دور میں اس مسئلہ کو مختلف توضیحات کو سامنے رکھتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کی گئی۔ آئیے دیکھیں اس سلسلے میں ہمیں نفسیات کیا بتاتی ہے۔

دراصل علم نفسیات سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ بنی نوع انسان کی مدد کی جائے اور ان وجوہات کو تلاش کیا جائے جو ایک نارمل شخص کو ابنارمل بنا دیتے ہیں۔ ایک ماہر نفسیات کے نزدیک سب سے دلچسپ بات ان عوامل کا کھوج لگانا ہوتا ہے جو کسی فرد کو ذہنی طور پر بیمار بنا دیتے ہیں۔

اس مقصد کے حصول کے لئے ماہرین نفسیات صدیوں سے تحقیقات میں مصروف ہیں اور آج وہ اپنے مقصد کے حصول میں بہت حد تک کامیاب ہیں۔

زمانہ قدیم میں جب سائنس نے اتنی ترقی نہیں کی تھی جو بھی بات انسانی بس سے باہر ہوتی مثلاً زلزلہ، وبائی امراض، موسموں کا تغیر اور طوفان وغیرہ تو انہیں مافوق الفطرت مخلوقات کی طرف منسوب کر دیا جاتا اور یہ بات فرض کر لی جاتی کہ یہ سب کچھ وہی کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر زلزلے کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ اس لئے محسوس ہوتا کہ وہ بیل جس نے زمین کو اپنے سینگ پر اٹھایا ہوا ہے تھک کر زمین کو دوسرے سینگ پر بدلتا ہے تو ہم زلزلہ محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح کی اور بھی بہت سی من گھڑت کہانیاں مشہور تھیں۔

چنانچہ اگر کوئی شخص ذہنی طور پر بیمار ہو جاتا یا عام لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ پاگل ہو جاتا تو یہ فرض کر لیا جاتا کہ اس پر جنات نے قبضہ کر لیا ہے اور وہ اس کے سر میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور اب وہ اس سے اپنی مرضی کے مطابق کام کرواتے ہیں۔

اس صورت میں اگر تو فرد کا کردار مثبت ہوتا یعنی وہ مذہبی اور معاشرتی اصولوں کے مطابق ہوتا تو اس کی بڑی قدر کی جاتی اور اگر وہ گالی گلوچ پر اتر آتا تو اسے اذیّت کا نشانہ بنایا جاتا۔ یہاں تک کہ لوہا گرم کر کے اس کے سر میں سوراخ کر دیا جاتا۔ قدیم یونانی، چینی اور مصری ادب کا مطالعہ کرتے سے بھی یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس زمانے میں ہر بیماری اور آفت کے ساتھ ایک مخصوص دیوتا منسوب کیا جاتا۔ چنانچہ اڈٹا (9DTA) نامی جنّ کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ جس میں داخل ہو جائے اسے پاگل پن کے دورے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔

آج بھی ہمارے ملک کے پسماندہ علاقوں میں جنّات نکالنے کا تصوّر موجود ہے اور لوگ یہ کام عملی طور پر بھی کرتے ہیں۔

ہیپو کریٹس (HIPPOCRATES) جسے "ادویات سازی کا باپ" بھی کہا جاتا ہے پہلا شخص تھا جس نے پانچویں صدی قبل مسیح میں جناتی تصور کو غلط اور بے بنیاد قرار دیا اور نفسیاتی بیماریوں کو ذہنی امراض سے منسوب کیا۔ مزید برآں اس نے نفسیاتی بیماریوں کو تین بڑی اقسام میں تقسیم کیا۔

چنانچہ اگلی سات صدیوں کے دوران آہستہ آہستہ ہیپوکریٹس کے نظریے کو تسلیم کیا گیا اور افلاطون، ارسطو اور گیلن وغیرہ نے بھی اس سے اتفاق کیا۔

آج کے دور میں نفسیات کسی جنّ

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

صحتمند رہنے کیلئے پانی کی اہمیت

ہوا کے بعد حیاتِ انسانی کے لئے پانی سب سے ضروری عنصر ہے۔ ایک عام جوان کے جسم کا ۶۰ سے ۷۰ فیصد حصہ پانی ہوتا ہے۔ خوراک کے بغیر دو ماہ تک زندہ رہا جا سکتا ہے لیکن پانی کے بغیر چند دن ہی زندگی باقی رہتی ہے۔ زندگی کے لئے اس قدر اہم ہونے کے باوجود اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ روزانہ کس قدر پانی پینا چاہیئے تاکہ جسم کا یہ نہایت ضروری جزو معیار کے مطابق قائم رکھ کر صحت کے ساتھ زندگی گزاری جا سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگ اس کم علمی کی بناء پر "کمیٔ آب" یعنی DEHYDRATION کی حالت میں رہتے ہیں۔

پانی کی کمی کی بناء پر ہم از خود ہی اپنے جسم کے اندرونی زہریلے مادے سے ہی موت کی طرف اپنے قدم بڑھانے کا موجب بنتے ہیں۔ جب گردے یورک ایسڈ اور یوریا دور کرتے ہیں تو انہیں پانی میں حل کیا جانا ضروری ہے۔ اگر وافر مقدار میں پانی نہ ہو تو مواد ردّی مؤثر طریق پر دور نہیں کئے جا سکتے نتیجۃً گردے کی پتھریاں اور دیگر متعلقہ عوارض کا ہم شکار ہو جاتے ہیں۔

ہاضمہ کے عمل اور خوراک کی تحلیل کے لئے جو کیمیائی عمل (METABOLISM) ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بھی پانی ایک بنیادی جزو ہے۔ پانی خوراک، ہضم کرنے والے NUTRIENTS اور آکسیجن کو خلیات (CELLS) میں خون کے ذریعہ لے جاتا ہے اور پھر جسم کو پسینہ کے ذریعہ ٹھنڈا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ پانی ہمارے جوڑوں کو LUBRICATE بھی کرتا ہے۔ حتیٰ کہ ہمیں سانس لینے کے لئے بھی پانی کی ضرورت ہے۔ ہمارے پھیپھڑے گیلے ہوتے ضروری ہیں تاکہ آکسیجن باآسانی لے سکیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ بسہولت نکال سکیں۔ جب ہم سانس باہر نکالتے ہیں تو اس عمل سے روزانہ قریباً ۳/۵ لٹر پانی جسم سے نکل جاتا ہے۔ اس کمی کو بھی پورا کرنا ضروری ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر ہم روزانہ وافر مقدار میں پانی نہیں پیتے تو اپنی صحت کو ہر جہت سے ضرر پہنچانے کا موجب بنتے ہیں۔

موٹاپا کئی لحاظ سے مضر ہے یہ بلڈ پریشر، شوگر، دل کے امراض وغیرہ کا موجب ہے۔ موٹاپا کے ماہر (BARIATRIC) ڈاکٹر ہارورڈ فلیکس (HORWARD FLAKS) آف کیلیفورنیا امریکہ کہتے ہیں کہ "بہت سے لوگ وافر مقدار میں پانی نہ پینے کی بناء پر جسم میں زائد چربی (FATS) پیدا کر لیتے ہیں۔ پٹھوں اور عضلات کی کارکردگی کو مجروح اور جسم کو خراب کر لیتے ہیں، نظام انہضام کو کمزور کر لیتے ہیں اور ان کے اعضاء رئیسہ صحیح کام نہیں کرتے۔ نیز ان کے جسم میں TOXITY ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ جوڑوں اور پٹھوں میں سوجن کا شکار ہو جاتے ہیں اور انہیں جسم میں پانی روک لینے (WATER RETENTION) کی بیماری ہو جاتی ہے"۔

"پانی کا جمع ہو جانا" یعنی (WATER RETENTION) اس بناء پر ہو جانا کہ پانی کم پیا گیا ذرا عجیب سا لگتا ہے لیکن ڈاکٹر فلیکس کہتے ہیں کہ اگر آپ پانی خوب نہیں پیتے تو جسم پانی روک کر جمع کر لیتا ہے تاکہ اس کی کمی کو پورا کر سکے سو یہ بظاہر مہمل مگر حقیقت میں صحیح بات ہے کہ "واٹر ریٹنشن" کی بیماری بعض اوقات دور کی جا سکتی ہے پانی زیادہ پینے سے نہ کہ کم۔

سکاٹس ڈیل (ایریزونا) امریکہ کے موٹاپا سے متعلق BARRIATRIC NUTRITION سنٹر کے ڈاکٹر ڈونلڈ رابرٹسن کہتے ہیں کہ "مناسب مقدار میں پانی پینا وزن کم کرنے کی کلید ہے" کیونکہ وہ لوگ جو وزن کم کرنے کی سعی کرتے رہتے ہیں اگر کافی پانی نہ پئیں تو جسم چربی کو پوری طرح تحلیل نہیں کر سکتا اور پانی روکنے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ جس سے کہ وزن بڑھتا ہے۔ سو ان ماہرین کا مشورہ یہ ہے کہ روزانہ وافر مقدار میں پانی پینے کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے ورنہ آپ کی صحت خراب ہونے کا خدشہ ہے۔

ڈاکٹر فلیکس کہتے ہیں کہ ایک صحتمند شخص کے لئے روزانہ کم از کم ۸ سے ۱۰ گلاس (نصف پاؤنڈ کے) پانی پینا ضروری ہے اور اگر آپ کافی ورزش کرتے ہیں یا آپ گرم آب و ہوا والے علاقوں میں رہتے ہیں تو آپ کو مزید پانی درکار ہے اور ہر وہ شخص جس کا وزن اس کے "معیاری وزن" سے زیادہ ہے اسے ہر ۲۵ پاؤنڈ پر مزید ایک گلاس پانی پینا چاہیئے۔ جن کا وزن بہت زیادہ ہے ان کو چاہیئے کہ اپنے ڈاکٹر سے اس بارہ میں بھی مشورہ کریں اور روزانہ اتنا پانی پئیں جتنا کہ ان کے جسم کی ضرورت ہے۔

اسی طرح ادارہ عالمی سپورٹس میں ایک فارمولا بھی روزانہ پانی پینے کا بنایا ہوا ہے کہ:

(۱) جسم کے فی پاؤنڈ وزن کے لئے نصف اونس۔ ان لوگوں کے لئے جو سرگرم (ACTIVE) نہیں گویا اگر آپ کا وزن ۱۶۰ پاؤنڈ ہے تو آپ کو آٹھ اونس والے دس گلاس روزانہ پینے چاہئیں۔

(۲) اگر آپ اتھلیٹ ہیں تو فی پاؤنڈ وزن کے لئے ۲/۳ اونس۔ یعنی اسی وزن والے شخص کے لئے ۱۳ سے ۱۴ گلاس روزانہ۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ پانی پینے کا عمل سارے دن اور شام پر پھیلنا چاہیئے اور مختلف اوقات میں مناسب مقدار میں لینا ضروری ہے۔

بعض لوگوں کو اس کا خوف ہوگا کہ اس قدر وافر مقدار میں پانی پینے سے بار بار اور لگاتار پیشاب کے لئے غسل خانے بھاگنا پڑے گا۔ ایسی فکر والی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم ایسا بنایا ہے اور اس کے اعضاء میں ایسی لچک اور استعداد رکھ دی ہے کہ بہت جلد یہ ADJUST کر لیتے ہیں ٹھیک ہے شروع شروع میں جب آپ پہلے سے زیادہ پانی پئیں گے تو نسبتاً زیادہ مرتبہ غسل خانہ جانے کی ضرورت ہوگی لیکن کچھ دنوں کے بعد ہی آپ کا مثانہ خود بخود ایسا موافق (ADJUST) ہو جائے گا کہ آپ کم مرتبہ پیشاب کے لئے غسل خانے جائیں گے مگر مقدار میں زیادہ پیشاب آئے گا اور یہ اچھی صحت کی علامت ہے کہ پیشاب کم مرتبہ آئے مگر زیادہ مقدار میں۔

آئیے روزانہ کم از کم آٹھ سے دس گلاس کے قریب پانی پی کر زیادہ صحتمند اور نسبتاً دبلے اور چست جسم کی طرف قدم بڑھائیں اور اس سستے ترین بلکہ مفت نسخے سے بے شمار عوارض سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو مختلف عوارض سے محفوظ رکھے۔

لہسن ایک متبادل دوا

نباتات کو علاج کے طور پر استعمال کرنے کی موجودہ لہر کا مطلب ہے۔ "لہسن" جو کہ مغرب کی ایک روایتی دوا ہے وہ دوبارہ وسیع پیمانے پر اپنی جگہ بنا رہی ہے۔

یہ ہے وہ خیال جسے محقق سائنس دان سٹیفن فلڈر نے ظاہر کیا جو لہسن کی اہمیت بطور ایک قدرتی اینٹی بائیوٹک اور خون میں کولیسٹرول کو کم کرنے میں ممد ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ وہ اس بات کو ثابت کرنے کیلئے سالہا سال تک غور و فکر کرتے رہے ہیں۔ یاد رہے کہ خون میں کولیسٹرول کی زیادتی دل کے دورے کا سبب بنتی ہے۔ فلڈر نباتات کے ذریعے علاج کرنے والوں اور میڈیکل پریکٹیشنرز میں نمایاں ابھرتی ہوئی شخصیت ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ مقوی جڑی بوٹیاں ہمارے لئے بہت مفید ہیں انہوں نے اس موضوع پر دو کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔

وہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر لہسن کی ۲ ر پوتھیاں روزانہ صحت بخش خوراک کے جزو کے طور پر استعمال کی جائیں تو یہ عمل کولیسٹرول کی سطح کو مناسب مقام پر رکھنے میں بہت مفید اور کافی ہے۔

پیس کر یا چھلکا اتار کر بغیر پکائے استعمال کرنے کی بجائے اگر اسے سالن کے ساتھ پکا کر استعمال کیا جائے تو اس صورت میں اسکی کسی قدر زیادہ مقدار کی ضرورت ہوگی۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی مشروب میں ڈال کر یا سلاد کے پتوں میں لپیٹ کر اسے آسانی سے کھایا جا سکتا ہے۔ اور اسکے کھانے کے معاً بعد پودینہ یا تھائم (ایک پودا جسکی خوشبودار پتیاں کھانے میں مصالحے کے طور پر استعمال ہوتی ہیں) جیسی کوئی تیز بو والی چیز کھانے سے اسکی بو کو بھی کافی حد تک دور کیا جا سکتا ہے۔

اسکو کیپسول کی شکل میں استعمال کرنا بھی مناسب ہے۔ البتہ وہ اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ کیپسول میں لہسن کی بو لازمی طور پر آنی چاہیئے۔ ورنہ یہ فائدہ مند ثابت نہیں ہوگا۔ فلڈر معمولی انفکشن اور گلے کی سوزش کیلئے لہسن کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ امریکہ جیسا ملک جہاں لوگ لہسن کے استعمال کے خلاف تھے اب وہ بھی اس کو بڑی مقدار میں اگانے اور کھانے لگے ہیں۔

اسی طرح جرمنی میں وہ لوگ جو دل کی تکالیف کے متعلق فکر مند ہیں وہ بھی دکانوں پر سب سے زیادہ لہسن خریدتے ہیں۔

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا پس منظر

سارک کی پانچویں کانفرنس مالے (مالدیپ) ۲۱ ، نومبر کو شروع ہوئی ۔ اس کانفرنس میں سات ممالک کے سربراہان حکومت شرکت کرتے ہیں ۔ یہاں موصول ہونے والی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس موقع پر منشیات کے خلاف اقدام کرنے کو خاص اہمیت دی گئی ۔

سارک کے ممبر درج ذیل ہیں :

پاکستان ۔ بھارت ۔ بھوٹان ۔ بنگلہ دیش نیپال ۔ مالدیو اور سری لنکا ۔

بائیس تاریخ کو شرکائے کانفرنس نے "کرومیا" میں ظہرانہ کھایا ۔ گویا کہ ایک لحاظ سے اس موقع کو ان سربراہانِ مملکت کی پکنک کہا جاسکتا ہے ۔

اگرچہ اب تک سارک کوئی زیادہ کام تو نہیں کرسکی لیکن جس نظریئے کے ساتھ اس کا آغاز کیا تھا اس کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے کہ یہ تنظیم خاصی مفید ثابت ہونے کے امکانات رکھتی ہے ۔

کانفرنس سے سربراہان مملکت کا ایک خوشگوار ماحول میں ملنے کا موقع بھی پیدا ہو جاتا ہے اور ایسی ملاقاتیں عام طور پر خاصی دوررس نتائج کی حامل ہوتی ہیں ۔

اگر یہ سات ممالک اپنے علاقے میں ایک دوسرے سے دلی تعاون کریں تو یہ تعاون نہ صرف اس علاقے کے لئے بلکہ باقی دنیا کے لئے نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے مفید ثابت ہونے کے علاوہ ایک بہتر نمونہ بھی پیش کرسکتی ہے ۔ کیونکہ تعاون کی حقیقی روح ہی یہ ہے ۔ کہ چھوٹے سے چھوٹے مرکز سے اسے شروع کیا جائے اور آہستہ آہستہ وسیع کر دیا جائے ۔

○ خلیج کے علاقے میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے بھی مزید فوجیں بھیج دی ہیں اور عراق نے بھی کویت میں اپنی فوج کی نفری بڑھادی ہے ۔ اور کہا جاتا ہے کہ عراق کی سعودی عرب کی سرحدوں پر نقل و حرکت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جنگ بہت قریب ہوگئی ہے ۔ روس نے امریکہ کے خطوط پر صاد کر دیا ہے ۔ یعنی جنگ کے بغیر چارہ نہیں ۔ اگر ابھی تک کوشش یہی کی جارہی ہے کہ جنگ کے بغیر مقاصد حاصل ہوجائیں ۔ صرف جارج بش اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ جنگ جلد ہونی چاہیئے ۔

مصر نے بش سے کہا ہے کہ وہ تین ماہ تک جنگ کو معرض التواء میں رکھیں کیا یہ ممکن ہوگا یا نہیں ۔ یہ نہیں کہا جا سکتا ۔

○ سوویت یونین میں میخائیل گورباچوف کو مزید حقوق مل گئے ہیں جو ان کی طاقت کا سرچشمہ ہوں گے اور وہ اپنی اصلاحات کے پروگرام کو احسن طریق پر چلا سکیں گے ۔

لیکن یہ حقوق خاصی تگ و دو کے بعد ملے ہیں کیونکہ ان کی قیادت کو چیلنج بھی درپیش ہے ۔

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل ۲۷۷۷ میں حمیدہ زوجہ محمد احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت 1971ء ساکن انڈونیشیا ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 89/ 1/ 27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ حق مہر 146.500/- روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ حمیدہ زوجہ محمد احمد انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ محمود احمد SH گواہ شد نمبر ۲ ۔ محمد احمد انڈونیشیا ۔

مسل ۲۷۷۸ میں ZULKAR NAINI ولد زبیر یوسف صاحب پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت 15/10/73 ساکن انڈونیشیا ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 89/ 1/ 8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کے مالک صدر انجن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) کار مالیتی 750.000/- روپے (۲) موٹر سائیکل مالیتی 750.000/- روپے (۳) زمین مالیتی 1000.000/- میزان 3.500.000/- روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ 400.000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ZULKAR NAINI انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ محمود احمد ایس ایچ انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ محمد احمد SH انڈونیشیا ۔

مسل ۲۷۷۹ YULIARMI W/O ZULKAR NAINI ۔ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت 1984ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 89/ 1/ 10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) حق مہر 100.000/- روپے اس وقت مجھے مبلغ 20.000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ YULI ARMI W/O ZULKAR NAINI انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ محمد احمد انڈونیشیا

مسل ۲۷۷۸۰ ISRO HMAN S/O BONAWI ۔ پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت 87-8-10 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 89/ 1/ 8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ 39.000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ISRO HMAN انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ محمود احمد SH ولد عبدالحمید انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲ ۔ محمد احمد انڈونیشیا ۔

الفضل میں شائع ہونیوالے حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے ارشادات گھر میں درس کی طرح سب مل جل کر پڑھیں تو زیادہ مفید ہوگا ۔

بقیہ : صفحہ ۶ سے آگے

ڈاکٹر گراہم جیکسن جوگا کی ہسپتال لندن میں امراض قلب کے کنسلٹنٹ ڈاکٹر ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ تحقیقات کے نتیجہ میں امراض قلب کے علاج کے لئے لہسن کی قدر و قیمت دن بدن بڑھ رہی ہے ۔

بقیہ : صفحہ ۵ سے آگے

وغیرہ پر یقین نہیں رکھتی بلکہ دنیا کے ماہرین نفسیات نے مل کے نفسیاتی بیماریوں کو دوسری جسمانی بیماریوں کی طرح مختلف اقسام میں تقسیم کر دیا ہے ۔ علم نفسیات کی بدولت آج قید خانے مینٹل ہسپتالوں کی شکل اختیار کر چکے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ ذہنی طور پر معذور افراد بھی ہماری ہمدردی اور پیار کے اسی طرح سے مستحق ہیں جس طرح کے دوسرے مریض بلکہ ان سے بھی زیادہ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک وقفِ نَو کے سلسلہ میں حضورِ انور کی ہدایات

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "وقفِ نَو" کے آئندہ پروگرام اور لائحہ عمل کے سلسلہ میں بطور رہنمائی حسب ذیل ہدایات فرمائی ہیں۔

۱۔ چونکہ ۳۔ اپریل ۱۹۹۱ء کو تحریک وقفِ نَو کی مقررہ مدت ختم ہو رہی ہے اس لئے اس کے ساتھ ہی تحریک وقفِ نَو میں شمولیت ختم ہو جائے گی۔

۲۔ ۳۔ اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد بچوں کا وقف حسبِ سابق وقفِ اولاد کے تحت جاری رہے گا۔

۳۔ ۳۔ اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد صرف وہ بچے تحریک وقف نو میں شامل ہو سکیں گے:

ا۔ جن کے والدین نے اپنی متوقع اولاد کو وقف کرنے کی درخواست باقاعدہ تحریری طور پر ۳۔ اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل بھجوا دی ہوگی۔ ان کے بچے جب بھی پیدا ہوں گے اس تحریک میں شامل ہو سکیں گے۔

ب۔ یا جن کے والدین نے ۳۔ اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل باقاعدہ تحریری طور پر وعدہ کیا ہو کہ آئندہ بچہ/بچی کو وقف کریں گے۔ ایسے احباب کو جب بھی خدا تعالیٰ اولاد عطاء فرمائے گا وہ وقفِ نو میں شامل ہوسکیں گے۔

۴۔ وہ احباب جن کے اس چار سال کے عرصہ ۳۔ اپریل ۱۹۸۷ء تا ۳۔ اپریل ۱۹۹۱ء میں بچے پیدا ہوئے ہیں مگر انہوں نے وقف کے لئے درخواست نہیں بھجوائی اور ۳۔ اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد اس عرصہ میں پیدا شدہ بچوں کو وقف کرنا چاہیں گے وہ وقفِ نَو میں شامل نہیں کیئے جائیں گے.......

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

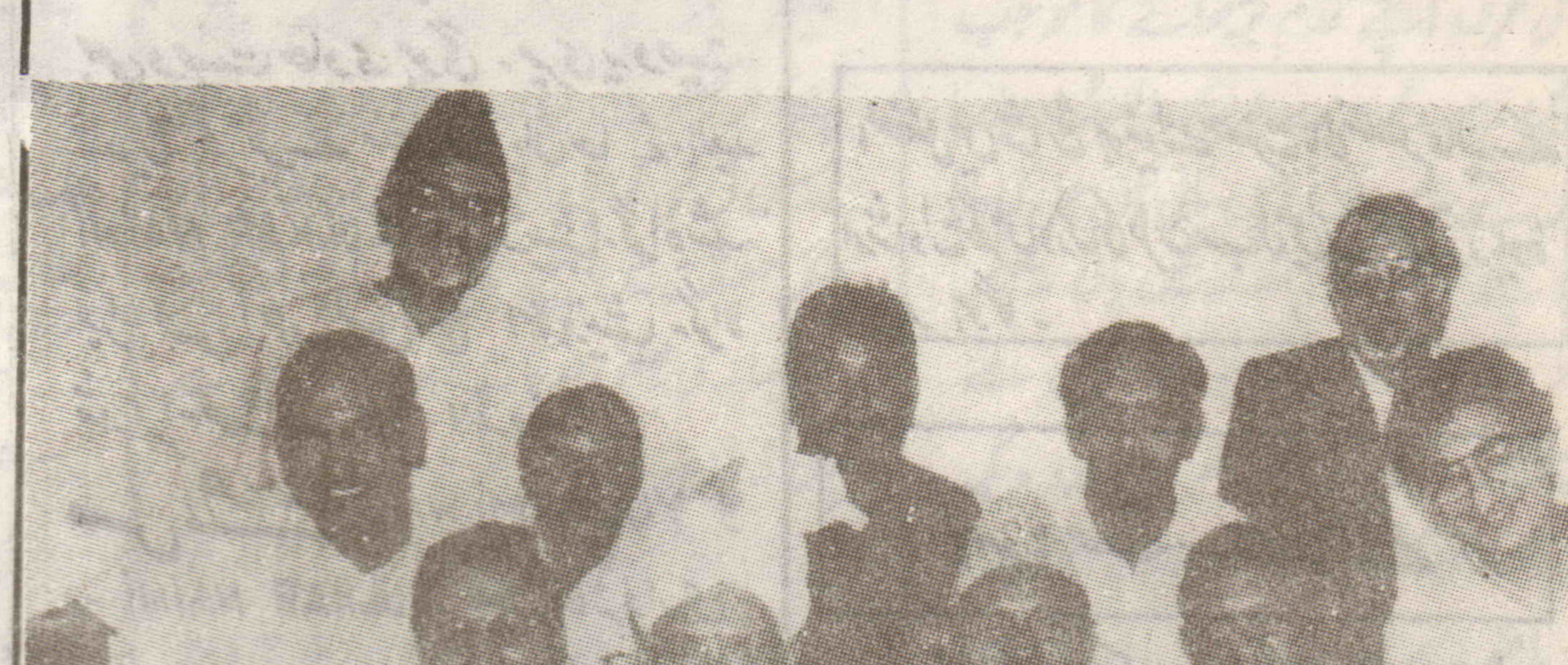

ایک احمدی پاکستانی وفد احمدیہ جماعت ووکنگ (انگلستان) کے ہمراہ

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیرِاعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے پانچویں سارک سربراہی کانفرنس میں، جو مالدیپ کے دارالحکومت مالے میں منعقد ہو رہی ہے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ سارک کے رکن ممالک آپس کے اختلافات کو فراموش کر کے علاقے کے عوام کی بہتری کے لئے ٹھوس سمجھوتوں پر غور کریں ورنہ سارک کے قیام کا کوئی جواز نہیں رہے گا۔ انہوں نے علاقے میں ایٹمی ہتھیار بنانے کی تیاری پر مکمل پابندی کیلئے ایک علاقائی سمجھوتہ کرنے کی تجویز پیش کی۔

○ ملک بھر میں مردم شماری کا پہلا مرحلہ ۲۲ر نومبر سے شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کے تحت گھروں پر نشانات اور نمبر لگائے جائیں گے اس کے بعد دوسرا مرحلہ اگلے سال کے آغاز میں شروع ہو گا۔

○ قومی اسمبلی میں پیپلز ڈیموکریٹک الائنس کے ۴۰۔ اراکین نے قومی اسمبلی کی نشستوں سے اپنے استعفے محترمہ بینظیر بھٹو کے حوالے کر دیئے ہیں۔ اگر محترمہ کو کسی ٹربیونل نے نااہل قرار دیا تو تمام اراکین مستعفی ہو جائیں گے۔

○ وزیرِاعظم محمد نواز شریف نے شاہ فہد کو مزید فوجی دستوں کی پیشکش کی ہے۔ سعودی حکومت اس سلسلے میں بہت جلد پاکستان کو اپنی ضروریات سے آگاہ کر دے گی۔

○ پٹرولیم ڈیلروں کی کمیشن میں ۲ر فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔

○ تیل کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے بعد اب ریلوے نے بھی کرائے کے اضافوں کیلئے حکومت سے اجازت طلب کر لی ہے

○ پنجاب میں سرکاری ملازمین کی بھرتی اور تبادلوں پر پابندی ختم کر دی گئی ہے۔ آئندہ بھرتی مجاز افسران کریں گے تاہم وزیر متعلقہ کو اطلاع دی جائے گی۔

○ گندم اور چاول سمیت تمام زرعی اجناس کی قیمتوں میں ۵۰ فیصد اضافہ متوقع ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے ۱۲ر حریت پسندوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ بھارتی فوج نے گھر گھر تلاشی لے کر بچوں اور عورتوں کو بدسلوکی کا نشانہ بنایا اور ۷۰ر سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا۔ حریت پسندوں نے سوپور میں ۳ر بھارتیوں کو ہلاک کر دیا۔

○ صدر بش نے جو پیرس سے جدہ پہنچے ہیں شاہ فہد سے خلیج کے مسئلے پر بات چیت کی انہوں نے سلامتی کونسل میں خلیج میں طاقت استعمال کرنے کی مجوزہ قرارداد پر تبادلہ خیال کیا۔

○ روسی صدر گورباچوف نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا اجلاس فوری طور پر طلب کرنے پر زور دیا ہے۔

○ فرانس کے حزبِ اختلاف کے رہنما نے بغداد میں وزیرِ خارجہ طارق عزیز سے بات چیت کی عراقی حکام نے ان کو ۸۳ مغربی باشندوں کو ساتھ لیجانے کی اجازت دے دی عراق اس سے پہلے ہی تمام فرانسیسی باشندوں کو رہا کر چکا ہے۔

○ جرمنی پاکستان کو ۳۷ کروڑ روپے کی اشیاء بطور امداد دے گا۔ تاکہ خلیج کے بحران سے نبٹنے میں مدد دی جا سکے۔ اس ضمن میں جرمنی کے چانسلر مسٹر کوہل نے صدر اسحاق کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ جلد ہی جرمنی کا ایک اعلیٰ اختیاراتی وفد پاکستان کا دورہ کرے گا۔

○ مقبوضہ فلسطین میں فلسطینیوں نے ٹیکسوں کی ادائیگی کرنے سے جو انکار کیا ہے اس کے جواب میں اسرائیلی فوج اور پولیس نے فلسطینیوں کی دوکانوں سے سامان ضبط کرنا شروع کر دیا ہے۔ فلسطینیوں کا موقف ہے کہ اسرائیلی حکومت کو ان سے ٹیکس وصول کرنے کا کوئی حق نہیں ہے

○ صدر سوہارتو ویت نام کے لیڈروں سے بات چیت کے لئے ویت نام پہنچ گئے ہیں۔ وہ کمبوڈیا کے مسئلے پر بات کریں گے۔

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ خاکسار نے اپنی دکان تبدیل کر لی ہے۔ نئی دکان ذیشان جنرل سٹور۔ اقصیٰ روڈ کے ساتھ ہے۔

میاں نسیم احمد طاہر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون دکان: ۸۳۷ فون گھر ۶۱۷

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

بے اولاد ۔ نرینہ اولاد سے محروم اٹھراء، بچوں کا سوکھا پن

گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴، ربوہ فون ۹۰۶

قلعہ کالروالہ، ملتان، کراچی